کھیل اور تفریح

❁

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد زید مجدہم
مدرّس و نائب مفتی و فاضل جامعہ مدنیہ

ان کی تین قسمیں ہیں :۱۔وہ کھیل جن سے کوئی دینی یا دنیوی معتد بہ فائدہ مقصود ہو جائز ہیں مثلاً

۱۔ ذہنی و بدنی سکون حاصل کرنا جیسے بیوی سے ہنسی کھیل

۲۔ جہاد کی تیاری کرنا جیسے تیر اندازی، نیزہ بازی، گھوڑ دوڑ، بندوق کی نشانہ بازی وغیرہ۔

۳۔ بدنی صحت وفائدہ کے لیے جیسے ورزش کرنا، دوڑ لگانا، چہل قدمی کرنا، کشتی لڑنا، فٹ بال کھیلنا، بیڈ منٹن کھیلنا۔

۴۔ طبیعت کی تھکان دُور کرنے کے لیے جیسے اشعار سُننا سُنانا اور ہلکی پھلکی مباح ادبی تحریریں پڑھنا، باغ کی سیر کرنا۔

۵۔ علمی فائدے کے لیے مثلاً تعلیمی تاش یا دیگر تعلیمی کھیل کھیلنا۔

لیکن یہ کھیل بھی مندرجہ ذیل صورتوں میں حرام اور ممنوع ہو جاتے ہیں۔

۱۔ اگر مقصد محض کھیل برائے کھیل یا وقت گزاری ہو تو یہ جائز کھیل بھی جائز نہیں۔چنانچہ اگر کوئی شخص کشتی، تیراکی، دوڑ، نشانہ بازی محض لہو ولعب کی نیت سے کرے تو یہ بھی مکروہ ہوں گے۔

۲۔ ان میں اتنا غلو کیا جائے کہ انہی کو مشغلہ بلکہ پیشہ بنالیا جائے۔

۳ جب یہ کھیل کسی حرام و معصیت پر مشتمل ہوں تو اس معصیت کی یا حرام کی وجہ سے یہ کھیل ناجائز ہوں گے۔ مثلاً کھیل کے دوران ستر کھلا ہوا ہو جیسے فٹ بال اور ہاکی گھٹنوں سے اُونچی نیکر پہن کر کھیلے جائیں یا صرف جانگیہ پہن کر کشتی لڑی جائے یا اس کھیل میں جوا کھیلا جارہا ہو یا اس میں مرد و زن کا مخلوط اجتماع ہو یا اس میں موسیقی کا اہتمام کیا گیا ہو یا اس میں فرائض و واجبات

کو ترک کیا جا رہا ہو یا وہ کھیل کسی خاص کافر قوم کا مخصوص کھیل سمجھا جاتا ہو۔

۲۔ وہ کھیل جن میں موجود کسی دنیوی منفعت کو شریعت نے قابلِ التفات نہیں سمجھا اور ان میں موجود خرابی کا اعتبار کر کے ان کو ناجائز قرار دیا مثلاً شطرنج اور چوسر وغیرہ کیونکہ اگرچہ ان سے ذہن تیز ہونے کا فائدہ ہوتا ہے لیکن چونکہ عام طور سے یہ کھیل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کر دینے والے ہیں اور جمعہ اور جماعت سے رہ جانے کا باعث بنتے ہیں جو بہت بڑی خرابی ہے جبکہ ذہن کی تیزی کے لیے اور طریقے ہو سکتے ہیں اس لیے یہ کھیل شریعت نے منع کر دیے۔ یہی حکم تاش کا بھی ہے۔ یہ حکم بھی اس وقت ہے جب ان کھیلوں میں جوا نہ ہو۔

۳۔ وہ کھیل جن میں دینی یا دنیوی کچھ فائدہ نہ ہو ایسے کھیل بھی ناجائز ہیں۔ مثلاً لڈو، کیرم کھیلنا وڈیو گیم کھیلنا اور کانچ کی گولیاں کھیلنا وغیرہ کہ ان میں فائدہ کچھ نہیں۔ البتہ وقت کا ضیاع ہے اور کبوتر بازی، جانوروں کو لڑانا اور پتنگ بازی وغیرہ کہ ان میں وقت کے ضیاع کے علاوہ اور بہت سی کراہتیں ہیں۔

تنبیہ نمبر ۱: کرکٹ کے کھیل میں اگرچہ کچھ ورزش ہوتی ہے لیکن اس کھیل میں فائدہ کے مقابلہ میں نقصان زیادہ ہے۔ مثلاً دو کھیلنے والوں کے علاوہ باقی پوری ٹیم بیٹھی رہتی ہے اور چونکہ یہ کھیل زیادہ لمبا ہوتا ہے اس لیے وقت بھی زیادہ ضائع ہوتا ہے۔ اسی طرح بہت سے فیلڈر بھی یونہی گھنٹوں کھڑے رہتے ہیں۔ اسی طرح کرکٹ کا میچ مقابلہ دیکھنے والے بھی بے حساب وقت ضائع کرتے ہیں۔

تنبیہ نمبر ۲: ہر قسم کے کھیل کی کمنٹری (رواں تبصرہ) سُننا ایک بے کار کام ہے جو صرف وقت کا ضیاع ہے۔

بقیہ: قبولِ اسلام

دینے کے علاوہ دیگر مضامین بھی پڑھاتی ہوں۔

یہ بھی اللہ ہی کی توفیق سے ہے کہ میں نے مختلف مقامات پر مسلم وومن اسٹڈی سرکل قائم کیے ہیں جن میں غیر مسلم خواتین بھی آتی ہیں، میں انھیں بتاتی ہوں کہ اسی امریکہ میں آج سے ڈیڑھ سو برس پہلے عورتوں کی باقاعدہ خرید و فروخت ہوتی تھی اور ایک عورت کو گھوڑے سے بھی کم قیمت پر یعنی ڈیڑھ سو روپے میں خریدا جا سکتا تھا۔ بعد کے ادوار میں بھی عورت کو باپ یا شوہر کی جائیداد میں سے کوئی حصہ نہ ملتا تھا۔

(بشکریہ ماہنامہ بانگِ درا لکھنؤ)